UNIVERSAL LIBRARY
OU_232834
UNIVERSAL LIBRARY

انما المومنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم

الحمد للہ کہ مثنوی از بس لطیف دافع شبہات مانعین مولد شریف مسمّی بہ

دافع الاوہام فی محفل خیر الانام

من تالیف عالم بے بدل محقق کامل محدث فقیہ جناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل رامپوری

در مطبع حسنی نصیر باہتمام رحیم اللہ المطبع طبع شد

انما المومنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم

الحمد للہ کہ مثنوی رسالہ لطیف دافع شبہات مانعین مولد شریف مسمی بہ

دافع الاوہام فی محفل خیر الانام

من تالیف عالم بے بدل محقق کامل محدث فقیہ جناب مولوی محمد عبد السمیع صاحب رامپوری

در مطبع حسینی باہتمام رحیم اللہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کے مالک کا شکر پڑھ کی درود — کرتا ہون ذکر محفل مولود
مومنو یہان ادب سے آؤ تم — عطر خلت بسا کے لاؤ تم
ذکر خیر الوریٰ کی محفل ہے — مولد مصطفیٰ کی محفل ہے
محفل اوس شاہ ذی حشم کی ہی — محفل اوس شافع امم کی ہے
پھیلا آفاق مین ہی جسکا نور — اوسی نور خدا کا ہی مذکور
ہوگی جنسی نجات عالم کے — ہی خوشی اون کی خیر مقدم کے
جنکو سب انبیا نے مانا ہے — اونکی مولد کا شادیانا ہے
جہان یہہ ذکر خیر پاتی ہین — لیکی رحمت فرشتی آتی ہین
پڑہتی کثرت سے ہین درود اسمین — کیون نہ رحمت کا ہو ورود اسمین
عشق ہی جنکو ذکر حضرت سے — دوڑی آتی ہین یہان محبت سے

آؤ آداب سے مسلمانو ۔۔ شان اپنے نبی کی پہچانو ۔۔
وصف حضرت کا جان سے لکھی سنو اگر زبان بیدل سے

اثبات ذکر ولادت شریف از قرآن و حدیث

یہہ بیان مصطفی سے ثابت ہے خاص خیر الوری سے ثابت ہے
آپ نے ذکر اپنے مولد کا خود صحابہ مین شرح فرمایا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام رواہ احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی وابن حبان ذکرہ القسطلانی فی مواہب اللدنیہ

قسطلانی نے یون کیا ہے رقم کہ یہہ فرماتے ہین رسول کریم
تہی نہ جب روح تن مین آدم کی مجکو ختم الرسل لکہا تب سے
اے صحابہ تمہین خبر دو نمین حال اول کا کہولتا ہون مین
مین وہی ہون دعای ابراہیم جسکی قرآن مین ہے خبر ترقیم
وہی عیسی کی مین بشارت ہون وہی احمد مین ذی شرافت ہون
جب ہوا مین باذن حق پیدا عجب ایک جلوہ نور کا پہیلا

روشنی ہو گئی تمام اوس سی ... ہوئی روشن قصور شام اوس سی
دیکھو ذکر ولادت مقبول ... خاص خیرالوری سی ہی منقول
اسکی راوی ہین یہہ اولی الابصار ... ابن حبان و حاکم و بزار
اور دانائے علم ربانی ... احمد و بیہقی و طبرانی
ایسی ایسی محدثین فحول ... کرتی ہین اس حدیث کو منقول
اب ذرا پڑہ کی تم کلام اللہ ... دیکھو اپنی نبی کا شوکت و جاہ
آپ فرماتا ہی خدای کریم ... خاص قرآن مین یہہ ذکر عظیم

قد جاءکم من اللہ نور

یعنی احمد ہوا جو پیدا ہے ... گویا ایک نور تم پہ آیا ہے
دوسری جا مین خدای غفور ... کرتا اس ڈہنگ سی ہی یہہ مذکور

لقد جاءکم رسول من انفسکم

تم مین آیا ہی یہہ رسول کریم ... مومنون کی لئی رؤف رحیم
الغرض ایسی ہین بہت امثال ... ایا قرآن مین جابجا یہہ حال
ہم جو کرتی ہین محفل میلاد ... اوس سی ہی بس یہی ہماری مراد
یعنی دنیا مین آپ یون آئی ... آپ تشریف اسطرح لائے
آپ کی ساتہہ آیا ایسا نور ... ہو گیا نور سی جہان معمور
دیکھو انصاف کر کی ایمان سی ... ہی یہہ ثابت حدیث و قرآن سی
جسکا ماخذ کتاب و سنت ہو ... کہو کیونکر وہ ذکر بدعت ہو

۱؎ یہہ آیت رکوع ۳ سورہ مائدہ مین ہے یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور ۱۲

۲؎ تحقیق آیا تمہارے پاس رسول تمہین مین کا یہہ آیت سورہ توبہ کے آخر مین ہے ۱۲

فائدہ اگر کوئی یہہ کہی کہ اصلیت اس ذکر کی بلاشک ثابت ہوئی ان دلائل سی اور نیز اس دلیل سی کہ حضرت کا پیدا ہونا البتہ بڑی نعمت ہی اور نعمت کا شکر کرنا اور ذکر کرنا قرآن سی ثابت ہی وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور دوسری جگہہ ارشاد ہوا ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن ہم نہین جانتی کہ قیود بالائی محفل میلاد کی کہان سے نکالی ہین ہم جواب دیتی ہین کہ ان سب چیزون کی اصل قرآن مین ہی زینت محفل اور تقسیم شیرینی کی منع نہونی پر یہہ آیت صریح دلیل ہی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ اس آیہ کریمہ کی عموم الفاظ سی ثابت ہوا کہ تجمل اور زیبایش کرنا اور طیبات رزق یعنی عمدہ کہانی کی چیز خود کہانا دوسری کو کہلانا کسی وقت مین حرام نہین لیکن ہر وقت تو کوئی شخص یہہ امور نہین کرسکتا البتہ مواقع فرحت و سرور مین کرتی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر مقدم شریف سی بہتر کونسا فرحت و سرور کا موقع ہوگا مولوی اسحق صاحب مائۃ مسائل صفحہ ۱۱ مین لکھتی ہین فی المواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر اہم ست الخ بہلا اگر ایسی موقع فرحت و سرور مین تجمل کرنی و طیبات رزق کی استعمال کرنی کو کوئی شخص حرام کہی کسقدر جرات کرتا ہی کہ جسکو اللہ تعالی نی حرام نہین کیا وہ حرام کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ صاحب درمختار نی مسائل شتی مین دلیل پکڑی ہی اس آیت سے

اور کہا ہی کہ مستحب ہی تجمل یعنی زیبائش اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نی زینت کو
اپنی کلام سی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ اور فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس
باب الزینۃ میں مرقوم ہی وَيَجُوْزُ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْ بَيْتِهٖ مَا شَاءَ
مِنَ الثِّيَابِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الصُّوْفِ وَالْقُطْنِ الْمَصْبُوْغَةِ وَغَيْرِهَا
وَالْمَنْقُوْشَةِ وَغَيْرِهَا اور کہا امام نووی کی اوستاد حافظ ابو شامہ نے
مَا يُفْعَلُ فِي الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَاِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
تَعْظِيْمِهٖ فِيْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِكَ وَشُكْرِ اللّٰهِ عَلٰى مَا مَنَّ بِهٖ مِنْ
اِيْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نیز جمع کرنا احباب کا
اور کہانا کہلانا یا شیرینی بانٹنا او محفل کا سجانا یہہ سب فرحت و سرور کا سامان
ہی اور فرحت ساتھہ حصول رحمت الٰہی کی کرنا قرآن شریف سی ثابت ہے
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خود رحمت ہیں اور آپ کا تشریف لانا دنیا مین رحمت ہے وَمَا
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور جبکہ آپ کا تشریف لانا اس عالم مین
اور پیدا ہونا رحمت ہوا اور موجب کمال عظمت ٹہرا تو اس تشریف آوری کو
عظیم جاننا اور جسوقت یہہ ذکر آوی تعظیم و ادب کہڑی ہوکر درود و سلام یا
مدح و مناقب پڑہنا اس مین تعظیم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تعظیم

بھی ثابت الاصل ہی قال اللہ تعالیٰ وتعزروہ وتوقروہ قال ابن
عباس فی تفسیر تعزروہ ای تجلوہ وقال المبرد فیہ ای
تبالغوا فی تعظیمہ وقری تعززوہ من العز کذا فی الشفاء وقال
اللہ تعالیٰ من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

اور واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معظم شعائر اللہ مین ہین چنانچہ حضرت
شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ کی صفحہ ۷۰ مطبوعہ بریلی مین یہ مضمون تصریحا
مرقوم ہی و منیہ کی شرح کبیر مین ابراہیم حلبی نی لکھا ہی ومنہا تعظیم
الانبیاء وتوقیرہم اور شفاء عیاض مین ہی واجب علی کل مومن
عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوقر یاخذ
فی ھیبتہ واجلالہ انتہی ملخصا اور شک نہین اسمین کہ یہ
قیام جو مروج ہی محفل مولد شریف مین یہی تعظیم اور اجلال ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اسی طرح صاحب تفسیر روح البیان نی سورہ فتح
مین لکھا ہی ومن تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل المولد الخ
اب اگر کوئی یہ کہی کہ واقعی ان سب امور کی اصلیت دین سی ثابت ہی لیکن
یہ ہیئت کذائی او صورت مجموعی حضرت کی وقت مین نہ تھی ہم کہتی ہین کہ جس شی
کی اصلیت ثابت ہو وہ کسی ہیئت مباح کی لاحق ہونی سی ممنوع نہین ہوسکتی
چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نی رسالہ انتباہ کی مقدمہ مین اسکو تحقیق کیا ہی
باید دانست کہ یکی از نعم خدا تعالی بر امتہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات

ہنست کہ تا امروز سلسلہا ایشان تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح
وثابت ہست واگرچہ اوایل امت را با واخر امت در بعض امور اختلاف بودہ است
پس صوفیہ صافیہ را رتباط ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب بآداب
تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ وبعت ودر زمن سید الطائفہ جنید بغدادی
رسم خرقہ ظاہر شد وبعد ازان رسم بیعت پیدا گشت وارتباط سلسلہ بہمہ این
متحقق ہست واختلاف صور ارتباط ضرر نیکند الی ان قال وعلماء کرام ارتباط
ایشان در زمن اول باستماع احادیث وحفظ آن در وعاء قلب بود وبعد
ازان تصنیف کتب وقراۃ ومناولہ واجازۃ آن پیدا شد وارتباط سلسلہ
بہمہ نوع این امور صحیح ہست واختلاف صور را اثری نیست الی آخرہ علاوہ اسکی
یہہ بہی جان لینا چاہیئے کہ ہر امر جدید کو گمراہی وموجب عذاب کہنا صحیح نہین
فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس باب آداب المسجد والمصحف مین ہی لا باس
بکتابۃ اسامی السور وعدد الآی وھو ان کان احداثا
فھو بدعۃ حسنۃ وکم من شئ کان احداثا وھو بدعۃ
حسنۃ اور احیاء العلوم کی جلد اول بیان کتابت قرآن مین ہی لا یمنع
ذلک من کونہ محدثا فکم من محدث حسن اور صاحب کبیری نے
تحقیق لفظ النیت مین لکہا ہی وھذہ بدعۃ لکن عدم النقل
وکونہ بدعۃ لا ینافی کونہ حسنا لقصد اجتماع العزیمۃ علی ما
اشار الیہ فی الھدایہ وصرح بہ فی التجنیس وھذا ھو المختار

کے نہین مضایقہ وہی کہ
دینے نام سورتونکا اور گنتی آیتونکا
قرآن مین اور یہہ اگرچہ نئی بات ہے
لیکن وہ اچھی ہے اور بہتیری نئی
نکالی ہوئین اچھی ہوتی ہین یعنی
اونکو بدعت حسنہ کہتے ہین ۱۲
۲ اور نہین منع ہے یہ سبب
نئی بات ہونیکی بہتیری نئی بات
اچھی ہوتی ہین ۱۲
ہین اور بہتیری نئی نکالی بات
۳ اور یہہ بدعت ہے لیکن نہ منقول
ہونا اسکا اور بدعت
ہونا اسکا نہین نقصان کرتا اچہا
ہونیکو واسطے ارادہ جمعی کی
جیسا کہ اشارہ کیا ہے اسطرف
ہدایہ مین اور صاف لکہا ہے
تجنیس مین اور یہی پسند اور مختار
ہے ۱۲

پس معلوم ہوا کہ ہر امر جدید قبیح و ضلالت نہین ہوتا ورنہ یہہ مدرسونکی
ہیئت کذائی یعنی گرداوری چندہ اور فقہ حدیث پڑہانیوالونکو تنخواہ مقرر
کرنا اور تعیین کتب صرف و نحو منطق وغیرہ جو ہرگز یہہ امور قرون
ثلاثہ سی بایں صورت مجموعی تعلیم دین کی واسطہ ثابت نہین بالکل ضلالت
اور موجب عذاب ہوتی حاشا وکلا امر حق اور تحقیق صحیح یہہ ہی کہ جو امر جدید
مخالف دین ہو یعنی اوس سی کوئی حکم کتاب و سنتہ کا ٹوٹتا ہو وہ بدعت ضلالت
ہی ورنہ محمود اور حسن ہی سیرت حلبی وغیرہ مین ہی قال الشافعی قدس اللہ
سرہ مَا أُحْدِثَ وَخَالَفَ كِتَابًا أَوْ سُنَّةً أَوْ إِجْمَاعًا أَوْ أَثَرًا فَهُوَ الْبِدْعَةُ
الضَّلَالَةُ وَمَا أُحْدِثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يُخَالِفْ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ
الْبِدْعَةُ الْمَحْمُودَةُ اور احیاء العلوم کی جلد دوسری صفحہ ۲۷ مطبوعہ
نولکشور مین ہی إِنَّمَا الْمَحْذُورُ بِدْعَةٌ تُرَاغِمُ سُنَّةً مَأْمُورًا بِهَا اور یہی
بیان ہی علامہ عینی شارح بخاری اور ابو شکور سالمی اور شامی شارح
درمختار اور صاحب مجمع البحار وغیرہم جمہور امت محمدیہ کا اور اجماع کیا
ہی اہل اسلام نی اسبات پر کہ جو امر جدید ایسا ہو کہ اوسمین خیر ہوتی ہی وہ
بالاتفاق جائز بلکہ مستحسن ہی چنانچہ سیرت حلبی وغیرہ کتب دین مین اسکی
تصریح موجود ہی اور شیخ ابن حجر نی لکہا ہی وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ
لَهُ كَذٰلِكَ یعنی یہہ محفل کرنی مولد شریف کی اسی قسم کی امور جدیدہ سے ہی
کہ جسکی جواز پر اتفاق ہی اور باقی تحقیق بدعت کی درباب قیام آخر مین

بطور فائدہ کی مذکور ہوگی یہہ جان لینا چاہئی کہ ان امور پر جو لوگ عرض کرتی ہین یہہ امور ایسی ہین کہ یا خود ثابت ہی اونکا مسنون ہونا یا ایسی ہین کہ نہین ثابت منع ہونا اونکا شرعا پس وہ بہی جائز اور مباح ہین بحسب قاعدہ اصول کی جسکو شامی و ابن ہمام وغیرہ نی بیان کیا ہی اَلْمُخْتَارُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ علاوہ اس قاعدہ کی کچہہ کچہہ بیان اون امور کا جداگانہ بہی مؤلف نی اشعار آئندہ مین بیان کیا ہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ ارادہ اس عاجز کا یہہ تہا کہ بعض باتین جو اس مثنوی سی متعلق ہین اونکو حاشیہ مین لکہی لیکن اسمین بعض خرابیان معلوم ہوئین ناگزیر مصلحت یہہ ٹہری کہ جس مقام پر کوئی فائدہ یا نقل عبارت سلف منظور ہو وہ اوسی مقام پر اشعار مثنوی کی ذیل مین بعبارت نثر لکہہ کر بطور فائدہ عین متن مین درج کیا جاوے

بعض کہتی ہین مولد شریف مجمع مین پڑہنا منع ہی

یہہ بیان گر کیا مجالس مین — کہو کیا عیب آگیا اسمین
مومنونکا ہی اجتماع حرام — یا ہی ذکر نبی مین اسکو کلام
خیر سی مومنون کی جمعیت — ذکر حضرت ہی موجب رحمت
پڑہنا مجمع مین جانو سنت تم — ہی مشیر اسطرف سا خبر کم

بیان تقسیم شیرینی

لب مین تقسیم اگر مٹھائی ہوئی — تم کہو اسمین کیا برائی ہوئی
کرتی ہین یون روایت اہل تمیز — رکھتا مومن ہی دوست شیرین چیز
وہ نبی جو خدا کی ہی محبوب — شہد و شیرینی اونکو تہی مرغوب

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل رواہ البخاری

ایسی محبوب چیز کا دینا — ہی ثواب عظیم کا لینا
ہی حدیث صحیح مین آیا — سید المرسلین نی فرمایا
مومنو تم عذاب سے بچ جاؤ — آدھا خرما ہی گر کسیکو کھلاؤ

اتقوا النار ولو بشق تمرۃ

آدھی خرمی مین جب ہٹا عذاب — ایسی شیرینی بانٹنا ہو ثواب

ذکر خوشبو مثل عطر و گلاب و لوبان

اور بیا طرفہ ماجرا دیکھو — منع کرتی ہین لوگ خوشبو کو
جس سی روح اور دماغ ہو تازہ — کھلکی دل مثل باغ ہو تازہ
دیتی خوشبو ہی نزہت انفاس — تیز کرتی ہی عقل و ہوش و حواس
ہی حدیث صحیح مین مذکور — تہی رسول خدا جلاتی بخور

کان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالالوۃ غیر مطراۃ وبکافور یطرحہ مع الالوۃ قال ھکذا کان یستجمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ مسلم

دیکھو خوشبو پسند حضرت ہی — اسکو محبوب کہنا سنت ہی

ہین یہہ فرماتی مصطفی کہ ہمین — آئی خوشبو پسند دنیا مین

فی المنبهات حُبِّبَ اِلَیَّ مِن دُنیاکم ثلث الطیب والنساء وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة وقال علیه السلام اربع من سنن المرسلین الختان والتعطر والسواک والنکاح کذا فی المشکوٰة

جو مجامع ہین مثل جمعہ وعید — سب مین جو خوشبو کی آئی ہی تاکید

وصف حضرت کا پڑہتی ہون جس جائی — کیون نہ عطر او رگلاب چھڑکا جائی

ذکر جس جا ہی ہو پیمبر کا — کیون نہ ہو عطر مشک و عنبر کا

اگر کوئی شخص اس محفل مین پہول لی آوی ذکر نا چاہئی

رکہی گر کوئی پہول مجلس مین — کیون عبث شور کرتی ہو اسمین

پہول کہنی مین کیا برائی ہے — رنگ و خوشبو ہی خوشنمائی ہی

بو ہی خوش تہی پسند طبع رسول — پہول ہین بوی خوش کی اصل اصول

گل نباتات کی بہار ہین پہول — باغ جنت کی یادگار ہین پہول

ترمذی کی حدیث پڑہ دیکھو — ہی یہہ حکم آپ کا صحابہ کو

پہول کو دیکھو کوئی رد نکری — کیونکہ نکلا ہی پہول جنت سی

اِذا اُعطی احدکم الریحان فلا یردّه فانّه خرج من الجنة

جس سی جنت کی یاد ہو دلمین — جرم کیا ہی جو رکہین محفل مین

قیام تعظیمی کا بیان

کرتی ہین ملتیان دین قویم | یستحب القیام للتعظیم
اپنی مخدوم پیشوا کی لئے | اہل دل ہوتی ہین ادب سی کھڑی
لاتی تشریف جب نبی کریم | اوٹھہ کی دیتی تہین فاطمہ تعظیم

کان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا وامر النبی علیہ السلام قوموا الی سیدکم وانکرہ الشیخ ولی اللہ فی بیان القیام فی حجۃ اللہ البالغۃ واحتج بہ الجماہیر لاستحباب القیام تعظیما کما فی مجمع البحار فاذہب الیہ البعض انہ کان لاعانۃ سعد وانزالہ من الحمار ضعیف

لا یسمع فی مقابلۃ الجماہیر

جب شریعت سی ہوچکا معلوم | مستحب ہی قیام بہر قدوم
اوٹھتی مولد مین ہین جو باکریم | یہہ بہی سمجھو قدوم کی تعظیم
یہی معنی ہین اس ولادت کی | یعنی آپ اس جہان مین آئی
دار دنیا مین آنا حضرت کا | تہا نہایت جلال وعظمت کا
لکھتی علما ہین اوسگھڑی کا حال | کیا حورون نی انکی استقبال
تہی فرشتی کھڑی ادب کی ساتھہ | تہا ادب سید عرب کی ساتھہ
سامنی انکی تہی جبریل | دہنی جانب کھڑی تہی میکائیل
لب ہاتف پہ ہرطرف تہی ندا | آج احمد نبی ہوی پیدا

جب یہہ آوازہ پہیلا دنیا مین — زلزلہ آیا قصر کسری مین
کیا کعبہ نی سجدہ با تکریم — جہک گی سوی مقام ابراہیم
آپ کی ذات ازل مین تہی ایک نور — اور حجابون مین تہ بتہ مستور
پہر جو اوترا وہ نور دنیا مین — تہا چہپا امہات و آبا مین
اب وہ نور آیا قطع کر کی حجاب — نکلی بدلی سی جسطرح مہتاب
حق نی ہم پر کیا بڑا احسان — بہیجا ایسا رسول عالیشان
حشر تک بہی نہوگا ہمسی ادا — شکر حضرت کی خیر مقدم کا
الغرض مولد رسول کا حال — پڑہتی ہین جب بعزت و اجلال
مصطفی کا جلال و شوکت و فر — ہوتا ہی اہل دین کی پیش نظر
غالب آتی ہی دل پہ شان عظیم — سب کہڑی ہوکی دیتی ہین تعظیم
پڑہتی ہین اوسگہڑی درود و سلام — کہڑی ہوکر بعزت و اکرام
شرک اسمین خدا کی ساتہہ نہین ہی — اور نہ بدعت کا یہان پتا کچہ ہی
کیا اسیکا ہی شرک و بدعت نام — کہڑی ہوکر پڑہین درود و سلام
جسمین حاصل نبی کی عظمت ہو — کہو کیونکر وہ شرک و بدعت ہو

فائدہ یہہ جو لکہا ہی کہ اس قیام مین بدعت کا کچہہ نشان نہین یہہ اسلیئی کہ جس مقام پر لفظ بدعت بغیر لفظ حسنہ کی بولتی ہین اوس سی مراد بدعت سیئہ ہوتی ہی چنانچہ مائۃ مسائل مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۹۵ مین یہہ فائدہ مولوی اسحق صاحب نی لکہا ہی اور یہہ تحقیق فائدہ سابقہ مین گذرچکی کہ بدعت سیئہ و

ہی جس سی کوئی حکم قرآن یا حدیث یا اجماع کا ٹوٹتا ہو اور ظاہر ہی کہ اس
قیام مین یہہ بات نہین بلکہ اسکا ثبوت قاعدہ شرعیہ سی علماء سابقین نے
استنباط کیا ہی اور ابن حجر اور سیوطی وغیرہ بہت جلہ علماء نی اوسکو جائز
رکہا ہی اور مائۃ مسائل مذکورہ کی صفحہ ۴۹ مین در باب بدعت نہونی اصطلاحات
فقہا اور علما کی مذکور ہی چیزیکہ مجتہدین و علماء سابقین استنباط فرمودہ باشند
پس او را بدعت نتوان گفت انتہی اس سی معلوم ہوا کہ ماسوا علماء مجتہدین کی اگر
علماء سلف بہی کچہہ استنباط کرین وہ بدعت نہین ہوتا چنانچہ اسی قاعدہ کی
موافق مولوی اسحق صاحب نے استنباط کیا ہی و در مسئلہ چہارم مسائل اربعین
مین رسم چہوچہک کو لکہا ہی کہ اگر قید ادای رسم جہالت کی نیت سی نہو بلکہ
اپنی اولاد کی خبرگیری اور نفع رسانی کی نیت سی ہو تو جائز ہی موافق حکم
وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ اور اسکی جواز پر یہہ دلیل کافی ہی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ انتہی ملخصا جب یہہ فوائد معلوم ہو چکی اب معلوم کرنا چاہئی
کہ اس قیام مین قاریان مولد درود و سلام پڑہا کرتی ہین اور کچہہ مدح بہی اہل
عرب اپنی زبان مین اور عجمی اور ہندی اپنی زبان مین اور حاضرین جنکا دل
حاضر ہی وہ بہی اوسوقت درود پڑہتی ہین اور ظاہر ہی کہ حضرت کا ذکر اور
درود و سلام ذکر اللہ مین داخل ہین کتاب الشفاء مین ابن عطا سی در باب
معنی آیہ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی روایت ہی کہ جعلتک ذکرا
من ذکری فمن ذکرک ذکرنی یعنی کیا مینی تجکو ای محمد ذکر اپنا جسنی

یاد کیا تجکو یاد کیا مجکو اس سی معلوم ہوا کہ جسنی رسول خدا کو بطور مدح وثنا کی یا بصیغہ درود وسلام یاد کیا اور ذکر کیا اوسنی خدا کا ذکر کیا اور ذکر اسہر طرح جائز ہی خواہ کہڑی ہوکر کرین خواہ بیٹہ کر لقولہ تعالی فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا اہر آیت سی صاف ثابت ہوا کہ کہڑی ہوکر بہی کر کرنی کا ہمکو اسکی طرف سی اختیار ہی اسلئی یہہ ہمارا کہڑی ہوکر درود وسلام پڑہنا کہ بحسب تحقیق کتاب الشفا ذکر اسہ مین داخل ہی اور آیت قرآنی بعمومہا اسکو شامل ہی کسیطرح بدعت نہین ہوسکتا بدعت وہ ہی جسکی لئی کچہہ بہی سند نہو نہ صریحاً نہ اشارۃً اور یہہ بہی یاد رکہنا چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی خاص اوسی نئی بات کو منع فرمایا ہی جسکو دین سی مخالفت ہو ہر نئی بات کو منع نہین فرمایا بخاری اور مسلم کی حدیث مین دیکہو آپ فرماتی ہین مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جسنی دین مین وہ بات پیدا کی جو دین کی قسم سی نہین بلکہ اوسکی ضد ومخالف ہی وہ مردود ہی اور اگر ہر نئی بات ناپسند ہوتی تو آپ فرماتی مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا شَيْئًا فَهُوَ رَدٌّ اور ہرگز لیس منہ کی قید نہ بڑہاتی چنانچہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ جسکو نواب قطب الدینخان صاحب دہلوی نی تالیف کیا ہی اور مولوی اسحق صاحب نی اوسکو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمایا ہی اوسکی صفحہ ۵۷ سطر ۶ مین لکہا ہی کہ لفظ مالیس منہ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب وسنت کی نہو برا نہین انتہی لیکن جاننا چاہی کہ وہ محدثات مخالف کتاب وسنت کئی قسم ہین بعضی فعلی ہین اور بعضی قولی اور بعضی اعتقادی اسواسطی آپ نی دوسری حدیث مین ایسا ارشاد کیا کہ کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ

وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ يعني وه احداث جو مردود اور مالیس منه اور مخالف
دین ہی وه سب بدعة ہی خواه نہ ہو خواه قولی خواه اعتقادی ہو اوسی قسم کی
کل بدعتین گمراہی ہین بعض ناواقف یون کہتی ہین کہ ہر نئی بات خواه موافق دین
کی خواه مخالف دین کی ہو وه سب منع ہی حاشا وکلا یہہ بات نہین جو احداث امر
جدید مخالف دین کی نہو وه ہرگز منع نہین بلکہ اوسپر وعده اجر اور ثواب کا آپ نے
ارشاد فرمایا ہی مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ
كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ مجمع البحار کی جلد دوسری صفحہ ۷۴ اور شرح مسلم کی جلد ثانی صفحہ ۳۴۱
مین اس حدیث شریف کی معنی یہہ لکھی ہین کہ جسنی کوئی طریقہ پسندیده جاری کیا پہر
اوسپر عمل کیا گیا اوسکی بعد تو لکہا جاویگا اوسکو ثواب اون سب عمل کرنیوالونکی
برابر اور اونکی ثواب مین سی کچہہ کاٹا نجائیگا یعنی اونکو بہی ثواب پورا ملیگا اور وه طریقہ
جو اوسنی جاری کیا ہی وه خواه اوسیکا نیا ایجاد کیا ہوا ہو خواه ایجاد پہلا ہو اور اوسکی
طرف سی اجرا ہوا ہو اور وه طریقہ خواه علم ہو خواه عبادت خواه کوئی ادب ہو اور عبارت
شرح مسلم کی یہہ ہی کان ذلك تعليم علم او عبادة او ادب انتهى ان بزرگونکی
تحقیق سی صاف معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص نئی بات قسم ادب سی نکالیگا اور جاری
کریگا اوسکو ثواب ملیگا اب سمجہنا چاہی کہ امت کو رسول صلی الله علیه وآله وسلم کی تعظیم کرنی
قرآن شریف سی ثابت ہی چنانچہ فائده سابقہ مین گذر چکا اور حکم خدا کا ہی جسطرح ہو سکی
تعظیم رسول کیجئی اور فقہا زیارت مدینه مین لکہتی ہین وَكُلُّ مَا كَانَ اَدْخَلَ فِي الْاَدَبِ

والاجلال كان حسنا كذا فى فتح القدير يعنى جس حركات او رسكنات
مين ادب اور بزرگى رسول كى نكلى وه سب اچهى اور حسن هين تهى اس سى معلوم هوا كه تعظيم
اور ادب رسول مطلوب هى شرعا پس يهه قيام اگرچه بظاهر امر محدث اور جديد هى ليكن
اسمين ادا هوتى هى وه چيز بات شرع مين مطلوب هى يعنى تعظيم رسول اسكى بهى وهى مثال
هوئى جسطرح محدثين اور فقها لكهتى هين كه مناره واسطى اذان كى اگرچه حضرت كى وقت
مين نه تها ليكن اسمين نكلتى هى وه بات جو حضرت كو مطلوب تهى يعنى خبر هو جانا مسلمانونكو
وقت نماز كا آگيا سو مناره پر چڑهكى اذان كهنى مين يهه مقصود حاصل هوتا هى اسلئى يهه مناره
جائز هى اور اسكى امر جديد هونى سى كچهه قباحت نهين اسيطرح يهه قيام گو امر جديد هو
ليكن اسمين نكلتى هى تعظيم رسول كى جو مطلوب هى شرعا اسواسطى اسكو مطلق بدعت كهنا
يعنى سيئه اور ضلالت قرار دينا سراسر باطل هى اور يهه جو بعض صاحب اس
قيام كو شرك كهتى هين يهه بهى اسيطرح صحيح نهين اسلئى كه شرك كى معنى علم
عقائد مين يهه قرار دى گئى هين الاشراك هو اثبات الشريك فى الالوهية
بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس وبمعنى استحقاق العبادة كما لعبدة
الاصنام كذا فى شرح العقائد للنسفى اور حالت قيام مين نه حضرت كو كوئى واجب
الوجود سمجهتا هى نه مستحق معبوديت جانتا هى اور خود قيام مين فى نفسه معنى عبادت
كى موجود نهين اسلئى كه خالى كهڑا هو جانا بغير ملنى كسى اور شے كى شريعت مين عبادت
نهين قرار ديا گيا البته اگر كهڑا هونيوالا اراده تعظيم سى كهڑا هوا تو اسوقت ايك قسم
كى تعظيم نكلتى هى سو وه بهى ايسى تعظيم كه مخصوص بذات بارى تعالى نهين ابراهيم حلبى نے شرح

کبیری منیہ میں در باب تحقیق فرض ہونی قیام نماز کی لکہا ہی ان القیام وسیلة
الی السجود والخرور الی السجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادة
بدون القیام کما فی سجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة و
حده وذلک لان السجود غایة الخضوع حتی لو سجد لغیر الله
یکفر بخلاف القیام اس سی صاف ثابت ہوگیا کہ قیام للغیر ہرگز ہرگز شرک
نہین اور یہہ بہی جاننا چاہی کہ اگر قیام شرک ہوتا تو ہرگز علمای دین روضہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مین ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہونا جائز کہتی
حالانکہ حضرت محدث دہلوی فی جذب القلوب مین اور ملا علی قاری فی درة المضیة
مین لکہا ہی وقد ذکر الکرمانی انه یضع یمینه علی شماله کالصلوة
اور اسی آج تک عمل ہی اسکی خلاف پہ عمل نہین اور فتاوی عالمگیریہ مین ہی و
یقف کما یقف فی الصلوة ان تحقیقات سلف سی خوب روشن ہوگیا کہ قول
مولف در باب قیام مولد صحیح ہی ۵ شرک اسمین خدا کی ساتہہ نہین + اور
بدعت کا بیان ہو چکا ہی کہین + اب باقی رہی یہہ بات کہ بعض آدمی کہا
کرتی ہین کہ صاحب تم محفل مولد شریف مین کہڑی ہوتی ہو کیون ہر جگہہ
جب نام حضرت کا آوی کہڑی نہین ہوتی جواب اسکا یہہ ہی کہ قیام اختیار
کرنا ہمارا خاص اس موقع مین اس مناسبت سی ہی کہ ولادت کی معنی یہہ ہین
کہ آپ اس عالم مین تشریف لائی اور تشریف آوری کی تعظیم کو شرعا مناسبت
ہی قیام سی اور ہر دفعہ کی نام لینی مین یہہ مناسبت نہین دوسری یہہ کہ

آپ کا پیدا ہونا رحمت عام ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور رحمت پر فرحت و سرور کرنا ثابت ہی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس یہہ ذکر بشارت سان یعنی ولادت شریف کا
بیان سنکر اظہار فرحت و سرور کی لئی قیام کرنا اور بات ہی اور خواہی نخواہی
کہڑا ہونا اور بات اور یہی وجہ ہی کہ جسوقت کوئی شخص روایت میلاد کو بطور
کتب تواریخ مطالعہ کری یا دوسری کو تعلیم کری یا بطریق اخبار خوانی پڑہکر
سناوی یا درمیان کسی اور ذکر کی اتفاقاً اور تبعاً بیان کری ان صورتون مین
قیام کا دستور نہین اسلئی کہ یہان نہ ذکر اور سامع کا قصد صرف اطلاع حال ہے
نہ اظہار سرور اور جلسہ میلاد شریف موضوع ہی اسلئی کہ ہمین فرحت و سرور ہوا
کری اور شکر کیا جاوی سنت الٰہی کا جو قرآن مین فرمایا ہی کما تقدم من قول ابی
شامہ پس جسوقت اس جلسہ فرحت و سرور مین ذکر آپکی پیدائش اور ظہور کا ہوتا ہی تو وقت
اظہار فرحت و سرور کیا جاتا ہی بخلاف اور مجالس کی کہ اونمین یہہ علت موجود نہین
اگر کوئی یہہ کہی دونو جلسون مین ذکر ایک ہی پہر نیت سرور فرحت سی جلسہ منعقد
کرنی و نکرنی سی کیون حکم بدل جاتا ہی ہم کہتی ہین کہ نیت بدلنی سی حکم بدل جانا مسئلہ
شرعی ہی قال علیہ السلام انما الاعمال بالنیات اور اسی حدیث کی سبب فقہا
لکھتی ہین کہ اگر کوئی حاجت غسل مین الحمد کو دعا و ثنا کی نیت سے پڑہی جائز ہی اور اگر
قرات قرآن کی نیت سی پڑہی ممنوع ہی حالانکہ ذکر وہی ایک ہی چنانچہ شامی اور حلبی اور
درمختار وغیرہ مین یہہ مسئلہ موجود ہی پس اسی ذکر مین بہی اگر اختلاف نیت سی حکم بدل

ف مظہر فضل اور رحمت الٰہی کے فرحت کرین منہ ۱۲

جاوی کیا اشکال تہی **تیسری** یہہ کہ اہل ایمان ہین نام اور ذکر آپکا روز و شب جتا ہی
پہر اگر ہر بار آدمی قیام کری تو دم بدم اوٹہنی بیٹہنی ہین ہیگا اسمین حرج ہی اور
حرج معاف ہی **مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ دِيْنِكُمْ مِنْ حَرَجٍ** فقہاء شرع متین مسئلہ
درود مین حکم دیتی ہین کہ اگر مجلس مین چند بار حضرت کا نام مبارک اوی تو صحیح
یہہ ہی کہ ایک ہی مرتبہ درود پڑہنا واجب ہوگا باقی ہر بار اگر درود پڑہی بہتر ہی
ورنہ واجب نہین اسلئی کہ آپکی نام کی بار بار یاد کا رہی مت پر واجب ہی واسطہ
محافظت سنن اور احکام شریعت کی پہر اگر واجب ہو جاوی ہر مرتبہ درود پڑہنا
اسمین بڑا حرج ہی یہہ ترجمہ ہی عبارت شرح کبیر ابراہیم حلبی کا جو صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ
دہلی مین موجود ہی پس یہہ قاعدہ فقہا کا بہی مقتضی ہی اس بات کو کہ بار بار کا
حرج معاف کیا جاوی اور محفل مولد شریف بہت قلیل ہوتی ہی ایک آدمی سال
مین شاید ایک دو بار محفل کرتا ہوگا اور ذکر نام مبارک کا سال بہر مین لاکہون بار
کرتا ہی پس بار بار کا قیام البتہ موجب حرج ہی اور **بعضی معترض** یہہ بہی
کہتی ہین کہ حضرت نی خود حالت حیات مین قیام کو منع کیا ہی اب بعد وفات
کسطرح جائز ہو یہہ بہی بڑا مغالطہ ہی بہلا حضرت کسطرح منع فرماتی اوس کام کو جو
خود آپسی ثابت ہی یعنی آپ واسطہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی قیام کرتی تہی چنانچہ
مشکوۃ مطبوعہ احمدی کی صفحہ ۳۹۵ مین موجود ہی اور نیز آپ نی حلیمہ سعدیہ کی
واسطہ ایام حنین مین قیام کیا چنانچہ شرح مواہب زرقانی مطبوعہ مصر کی جلد اول
صفحہ ۱۷۰ مین موجود ہی اور نیز آپ نی اپنی باپ رضاعی کی واسطہ قیام کیا چنانچہ

السان العیون مشہور بسیرت حلبی مطبوعہ مصر کی جلد اول صفحہ ۱۲۱ مین موجود ہی اور نیز صحابہ آپکی تعظیم کی واسطہ قیام کرتی تہی فاذا قام قمنا قیاما مشکوۃ کی صفحہ ۳۹۵ مین ہی اور حضرت فاطمہ بہی آپ کی واسطی قیام کرتی تہین چنانچہ مشکوۃ کی صفحہ ۳۹۴ مین ہی اور نیز صحابہ کو آپ نی فرمایا کہ کہڑی ہو جاو اپنی سردار سعد کیواسطی چنانچہ مشکوۃ کی صفحہ ۳۹۵ مین موجود ہی بہلا باوجود موجود ہونی اسقدر روایتونکی کسطرح یقین ہو سکتا ہی کہ آپ نی منع کیا ہوگا ہان البتہ آپ نی اوس قیام کو منع فرمایا جو عجمی لوگ اپنی بادشاہونکی تعظیم مین کہڑی ہتی تہی تصویر کیطرح بحس و حرکت اور بادشاہ اونکی بکمال نخوت و تکبر بیٹہی ہتی تہی چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ مطبوعہ بریلی کی صفحہ ۳۰۸ مین یہہ مضمون مرقوم ہی اور شاہ صاحب ممدوح نی قیام تعظیمی کو از روی احادیث مسلم رکہا ہی پس یہہ مغالطہ ان لوگون کا سخت بیجا ہی اور واضح ہو کہ بعض علما اثبات قیام مین یون تقریر کرتی ہین کہ وقت ولادت شریف کی ملائکہ کہڑی ہوئی تہی چنانچہ شرف الانام تصنیف علامہ شیخ قاسم بخاری مین یہہ روایت موجود ہی اسلئی ہم جب یہہ ذکر کرتی ہین تو اون ملائکہ کی قیام کی شکل پیدا کرتی ہین کیونکہ اہل حدیث کی نزدیک شکل و صورت بنا دینا واقعہ مرویہ کا مستحب ہی چنانچہ صحیح بخاری کی صفحہ ۳ مین روایت ہی کہ وہ جو وقت نزول وحی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل کی ساتہہ ساتہہ دلمین قرآن پڑہنی لگتی تہی اور لبونکو ہلاتی تہی ابن عباس جسوقت یہہ روایت کرتی اپنی لبونکو ہلا دیتی تہی جسطرح رسول خدا ہلاتی تہی اور سعید ابن جبیر نی جسطرح ابن عباس کو اس روایت مین لب ہلاتی دیکہا تہا جب یہہ

[illegible] قسطلانی شرح بخاری جلد تاسع مطبوعہ مصر کی صفحہ ۱۲۵ مین ہی ۴

حال روایت کرتی وہ بہی یعنی سعید پہی انہونکو بلا دیتی تہی پس جبکہ صحابہ و تابعین
سی تشکل و تمثیل واقعہ مرویہ کی ثابت ہوئی تو ہم بہی واقعہ میلاد مین قیام ملائکہ کی
تشکل بنا دیتی ہین **اور بعض اہل کشف قیام کی وجہہ یہہ فرماتی ہین**
کہ حاضر ہوتی ہی اس محفل مین روح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ہم تعظیم دیتی
ہین اوسکی مولف کہتا ہی کہ ہم یہہ دعوی بان نہین لا سکتی اسلئی کہ ہم ارباب
کشف و شہود مین نہین جو مشاہدہ کرکی بیان کرین ہان البتہ اسقدر کہہ سکتی ہین
کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی رسالہ انتباہ الاذکیاء فی حیات الانبیاء
مطبوعہ مطبع جمالی کی صفحہ ۷ مین یہہ لکہا ہی کہ نظر کرنا اعمال امت مین اور امت
کی برائیون کی واسطی استغفار کرنا اور بلیات کی دور ہونیکی دعا کرنا اور اطراف
زمین مین آمد و رفت کرنا برکت کی ساتہہ اور جو کوئی نیک بندہ امتی مرجاوی
اوسکی جنازہ پر آنا یہہ حضرت کی بعضی شغل ہین عالم برزخ مین منجملہ اون اشغال
کی چنانچہ اسمین حدیثین اور آثار وارد ہوئی ہین انتہی اور اسی رسالہ کی صفحہ
۳ مین ہی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اور خوش ہوتی ہین امت
کی عبادات سی اور غمگین ہوتی ہین نافرمانیون سی اور اسی صفحہ مین ہی کہ انبیا
کا مرجانا صرف اتنا ہی کہ وہ ہماری نظر سی چہپ گئی اور وہ واقع مین زندہ
موجود ہین مثل فرشتونکی کہ وہ موجود ہین اور نظر نہین آتی مگر جس ولی اللہ کو
بطور کرامت خداوند کریم دکہلا دیوی وہ دیکہہ لیتی ہین انتہی کلامہ اس تحقیق سے
معلوم ہوا کہ اگر کوئی اہل کشف حضرت کی روح مبارک کو اس مجمع مین دیکہ لی

کچھ عجب نہین لیکن بعض وہ آدمی جو لیاقت مشاہدہ کی نہین رکھتے وہ بہی ان
اہل کشف کی پیروی اور اتباع مین اپنا عقیدہ ایسا ہی رکھتے ہین سو یہہ عقیدہ
بہی جب کسیکا ہی اسکا نام شرک نہین کہہ سکتی اسواسطی کہ شرک کی معنی اوپر بیان
ہو چکی وہ اسپر مطابق نہین ہو سکتی اور نیز جب اونکا یہہ اعتقاد ہوا کہ روح مبارک
ایک جلسہ خاص مین حاضر ہوتی ہی اور خدا تعالی ہر وقت حاضر ہی دائما خواہ ہم
اوسکو یاد کرین یا نہین اوسکا ذکر کرین یا نہین اوسکی ثنا و صفت کرین یا نہین
تو خدا تعالی کی حاضر ناظر ہونی اور روح مبارک کی حاضر ہونی مین بڑا فرق ہوا اور
ایک صفت مین عبد و معبود کو برابر نہین کیا پہر یہہ اعتقاد کسطرح شرک
ہوا اور اگر یہہ کہین کہ حضرت کی روح کو غیب کی خبر اتنی دور سی کسطرح ہوتی
ہی کہ فلانی مقام پر محفل ہی وہان چلئی جواب یہہ ہی کہ مولوی اسمعیل صاحب صراط مستقیم
مطبوعہ میرٹہہ کی صفحہ ۱۷۷ مین لکہتی ہین کہ روح مقدس حضرت غوث الثقلین اور
خواجہ بہاء الدین کی سید احمد صاحب صاحب ظاہر ہوئی اور ایک پہر تک سید صاحب کو دونو
اماموں نے توجہ قوی دی اتہی دیکہو سید احمد صاحب بمقام دہلی مین تہی اور کسقدر رستہ دور
دراز سی یعنی بخارا اور بغداد سی پاک روحین آئین اور توجہ قوی دی اور اونکو کسطرح
غیب کی خبر ہو گئی کہ دہلی مین فلان شخص سید احمد نام مرد صالح ہی آؤ وہان جاکر اونکو
اپنی فیض سی مشرف کرین جب اونکو خبر ہو گئی حضرت کو خبر ہونا تو بہت سہل ہی
اسلئی کہ اعمال امت آپ پر پیش کئی جاتی ہین اور محفل مولد شریف بہی ایک عمل ہی
امت کا اور ملائکہ آپ کو درود و سلام پہنچاتی رہتی ہین اور اس محفل مین

ملاو دبکثرت ہوتا ہی اور آپ کی صفائی باطن سب اولیا بلکہ سب انبیا سی افضل اور
اعلیٰ ہی اور آپ اپنا فیض پہنچانا اپنی امت کو بجان و دل چاہتی ہین اگر آپ کو خبر
محفل کی ہوجاوی کسی واسطی سی وسائط مذکورہ سی اور آپ کی توجہ اوسی طرف کو متعلق
ہوجاوی اور آپ اپنی امتیونکو برکات سی مستفیض فرماوین کیا بعید ہی آخر روایت
جلال الدین سیوطی اوپر گذر چکی اوسمین ان سب باتونکا ثبوت ہی اور بعض معترض کہتی
ہین کہ کبھی ایک وقت مین چند مکان پر مولد شریف ہوتا ہی تو آپ کی ایک روح کسطرح
سب جگہہ حاضر ہوتی ہوگی جواب اسکا یہہ ہی کہ جسم عنصری ہیولانی کا حاضر ہونا ایک
آن مین چند مقام پر البتہ محال ہی لیکن نفس ناطقہ کا ابدان مثالیہ مین چند مکان پر
ظاہر ہونا اور لطائف کا متجسد ہوکر ظاہر ہونا مسلم الثبوت ہی اگرچہ بہت علماء
اور اولیا اس مسئلہ کی قائل ہین لیکن اس مقام پر نقل کیا جاتا ہی کلام اوس عارف
ربانی کا جو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی پیران پیر ہین یعنی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی
جو ساتوین طبقہ مین انکی پیر طریقت ہین وہ اپنی مکتوبات مطبوعہ دہلی جلد ثانی صفحہ ۱۱۵
مین بیان فرماتی ہین ہرگاہ جنیان را بتقدیر اللہ سبحانہ این قدرت بود کہ متشکل باشکال
گشتہ اعمال غریبہ بوقوع آرند ارواح کمل اگر این قدرت عطا فرمایند چہ محل تعجب
وچہ احتیاج ببدن دیگر ازین قبیلہ است انچہ از بعضی اولیاء اللہ نقل میکنند کہ در یک
آن در امکنہ متعددہ حاضر میگردند و افعال متباینہ بوقوع می آرند اینجا نیز لطائف
ایشان متجسد باجساد مختلفہ و متشکل باشکال متباینہ میشوند اور اس عبارت سی آگے سطر
بعد لکھتی ہین واین تشکل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم مثال چنانچہ در یک شب بار

کس آن سرور را علیہ الصلوات والسلام بصور مختلفہ در خواب می بینند و استفادہ
می نمایند این ہمہ اشکال صفات و لطائف دوست جلیہ وعلی آلہ الصلوات والسلام بصور ہای
مثالی ہمچنین مریدان از صور مثالی پیران استفادہ ہا می نمایند و حل مشکلات نیز می نمایند
دیکھو حضرت مجدد کی کلام سے کچہہ بہی اشکال اور تشکیک اعتقاد توجہ روحی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین باقی نہین رہتا اور حضرت مجدد کی شان عالی مین باعث سلم کہنے
اس عقیدہ کی کوئی بی ادب شرک وغیرہ کی لفظ گستاخانہ نہین بول سکتا معلوم نہین
اگر کوئی اور آدمی اس طرح کا عقیدہ رکہین اونکو کس لئی شرک اور جہنمی کہا جاتا ہی
اور السلام اور مصافحہ ترک کیا جاتا ہی اور اس مقام پر ایک اور فائدہ یاد آیا وہ
یہہ ہی کہ بعض صاحبون نی حضرت مجدد کی مکتوب ۲۷۳ جلد اول سی بطور مغالطہ دینے
یہہ مضمون ثابت کیا ہی کہ وہ حضرت مانع محفل میلاد ہین نعوذ باللہ منہا یہہ کیسا اتہام
ہی کہ اونہون نی مولد شریف کرنیوالونکو نہ مشرک لکہا ہی نہ مبتدع بلکہ ایک طرز خاص
پر انکار فرمایا ہی کہ محفل مولود مین سماع کا ڈہنگ نہونی پاوی سیواسطی اوس مکتوب مین
لکہتی ہین مبالغہ فقیر در منع بواسطہ مخالفت طریقت خود است انتہی معلوم ہوتا ہے
شاید کسینی قرب وجوار مین یہہ محفل مثل محفل سماع منعقد کی ہوگی اوسپر وہ انکار فرماتی
ہین ولا مطلق محفل کو جو خوش آوازی سی قصائد پڑہی جاوین اور غرض صحیح یعنی
محبت رسول یا شکر حصول نعمت یا کشف بلیات وغیرہ کی لئی محفل منعقد کیجاوی اوسکا
انکار اونکی کلام مین نہین نکلتا دلیل اسکی یہہ ہی کہ اوسی مکتوبات کی مکتوب ۷۲ جلد
سوم مین جو خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو در جواب استفسار مسئلہ مولود شریف

لکھتی ہین مرقوم ہی دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآن
خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ ست ممنوع
تحریف و تغیر حروف قرآن ست و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بان
بطریق الحان بالتصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح ست اگر بنحوی خوانند کہ
تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکور متحقق نگردد
وآنرا ہم بغرض صحیح تجویز نماید چہ مانع ست الی آخرہ جو شخص ان دونون مکتوبون کو
جو جلد اول اور جلد سوم مین مندرج ہین حرفاً حرفاً بنظر غور دیکھی گا اور نیز دوسرے
مکاتیب اونکی مذمت سماع مین دیکھیگا اوسپر مخفی نرہیگا کہ حضرت مجدد کو محفل
سماع سی سخت نفرت ہی اسمین بہی یہی اندیشہ کرتی ہین کہ اگر ہم تہوڑا بہی سہارا
دینگی تو یہہ بوالہوس لوگ یعنی ناچ راگ باجی کی مشتاق رفتہ رفتہ تمام لوازم محفل
سماع ممنوع کی مثلاً تالی بجانا اور نغمات کا رعایت کرنا اور رقص و سرود وغیرہ
اسمین داخل کر دینگی فرماتی ہین قلیلہ یفضی الی کثیرہ یعنی تہوڑی رخصت بہت دور
نوبت پہنچا دیتی ہی ورنہ بغیر ان امور کی ہرگز یہہ محفل شرعاً ممنوع نہین چنانچہ ابہی اس
عبارت منقولہ بالا مین گذر چکا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اگر بغیر تحریف اور رعایت مقامات
نغمہ اور بغیر تالی بجانی اور گنگری لگانی کی پڑہین تو اسمین کیا ممانعت ہی اور بعضی
قیام کرنیوالی جنکو اور دلائل پر عبور نہین وہ کہتی ہین کہ ہم قاری مولد کا
اتباع کرتی ہین جس وقت تک وہ بیٹہا ہوا پڑہتا ہی ہم بیٹہی رہتی ہین جب وہ کہڑا ہو کر
پڑہنی لگتا ہی ہم بہی کہڑی ہو جاتی ہین اس وقت ہم اپنا بیٹہا رہنا مکروہ جانتی ہین

کہ مخالفت اصحاب کی کرنا منافی ادب صحبت ہی مولف کہتا ہی سکی ہی کچھہ اصل
حدیث شریف اور نیز کلام سلف سی نکلتی ہی حدیث یہہ ہی کہ صحابہ کہتی ہین کہ آنحضرت
مسجد مین ہم سی حدیث کہا کرتی اور جب آپ کہڑی ہوتی ہم بہی کہڑی ہوجایا کرتی
اور کہڑی رہتی یہان تک کہ ہم دیکہتی آپ گہر مین داخل ہوگئی جیسا کہ مشکوۃ مطبوعہ
احمدی کی صفحہ ۳۹۵ مین ہی اور کلام سلف سی یہہ سند ہی کہ حضرت حجۃ الاسلام
امام غزالی احیاء العلوم کی جلد ثانی کتاب آداب السماع مین لکہتی ہین الادب
الخامس موافقۃ القوم فی القیام اذا قام واحد منہم فی وجد
صادق من غیر ریاء و تکلف وقام باختیار من غیر اظہار
وجد وقامت لہ الجماعۃ فلابد من الموافقۃ فذلک من اداب
الصحبۃ خلاصہ یہہ کہ قیام کرنیوالونکی نیت اور وجوہ اور دلائل مین البتہ
اختلاف ہی لیکن قیام فی نفسہ بلاشبہہ بڑی بڑی علماء اہل سنت کی نزدیک بالاتفاق
والاجماع جائز ہی اور ایک دو عالم غیر مشہور کی مخالفت جو اوس وقت مین پائی گئی
وہ معتبر نہین امام برزنجی نی اپنی مولد شریف مین لکہا ہی کہ قیام کو بڑی بڑی
پیشوا صاحب روایت و ہوش جو اپنی وقت کی امام گنی جاتی تہی وہہون نی
مستحسن فرمایا ہی اور عبارت اونکی بلفظہ یہہ ہی وقد استحسن القیام عند
ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذوو روایۃ وروےۃ فطوبی لمن کان
تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ

شرع کی مفتیان ماہر فن | لکہتی ہین یہہ قیام مستحسن

دیکھو روح البیان کی تحریر | سنو حلبی کی بعد ازان تقریر
عقد مفرد کی دیکھو تصحیح | اور علامہ عزب کے تصریح
مفتیون کی سنو سخن سنجی | اور دیکھو کلام برزنجی
حسن پر اسکی عام فتوی ہی | صورت اجماع کیسی پیدا ہی
دیکھو اب تو یہ کر کی چپ رہنا | بھول کر بہی نہ ہمین کچھ کہنا

کلام در زینت محفل

کہتی ہین فرش مت بچھاؤ تم | عطر و لوبان مت لگاؤ تم
ہم یہ کہتی ہین ای مسلمانو | ہی یہ زینت مین رمز پہچانو
ہم جو محفل کو یون سجاتی ہین | فرش اور چاندنی بچھاتی ہین
رکہتی ہین عز و شان سی منبر | عمدہ مسند لگاتی ہین اوسپر
کہین لوبان ہی کہین ہی اگر | عطر و خوشبو سی ہی مہکتا گہر
اصلی ہی یہی زیب اور زینت | ہو وہی ذکر رسول کی عظمت
دیکھکر عز و جاہ محفل کا | قفل کہلتا ہی قلب غافل کا
ہوتا اکثر ہی مجتہ خصال | شان معنی یہ جاہ صورت دال
لکھنا قران کا مستحب ہی ضخیم | تا ضخامت سی دلمین ہو تعظیم

ویکرہ تصغیر المصحف کذا فی العالمگیریة وغیرها وفی نصاب الاحتساب ان عمر رضی اللہ تعالی عنه رای مصحفا صغیرا فی ید رجل فقال من کتبه فقال انا فضربه بالدرة وقال عظموا

القران وفی المعالم فی بیان کتابۃ بسم اللہ کان عمر بن عبدالعزیز رح یقول لکتابۃ طولوا الباء واظہروا السین وفرجوا بینہما ودوروا المیم تعظیما لکتاب اللہ عز وجل انتہی قلت فعلم منہا ومن الادلۃ الکثیرۃ غیرہا ان عظمۃ الظاہر تدل علی عظمۃ الباطن

گر نہ محفل کو دیجی زینت
کہتی نکلی گی اسمین کیا عظمت
فرش و منبر نہ شامیانہ ہو
ایک پھٹا بوریہ پورانا ہو
ہی ہمارا خدا ای پاک جمیل
ویحب الجمال ہی بی قیل
حق نی ہم پر مباح زینت کی
اور مانع یہ زجر و شدت کی

قولہ تعالی قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ کذا فی الدر المختار

یعنی کہہ ان سی ای میری پیغمبر
کسنی زینت حرام کے مسیر
دی جو زینت کی خود خدا رخصت
کیون نہ محفل کو دیوین ہم زینت
خاص اوسکی حبیب کی محفل
رہی بی زیب کیسی مانی دل

فائدہ بعضی کہتی ہین کہ ہمنی مانا کہ یہہ محفل ذکر رسول کی مستحب ہی لیکن اس مستحب کی واسطی اسقدر زینت کرنی اور مجلس قرآن خوانی اور وعظ کی لیی کچہ زیبایش نکرنی اور شیرینی بانٹنی اسکی کیا وجہ ہی کیا مستحب کو فرائض اور واجبات پر ترجیح ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ فقط لوازم سرور بجالانی سی ترجیح لازم نہین آتی دیکھو عیدین کی نماز کہ بعض علما کی نزدیک واجب ہی اور بعض کی نزدیک سنت ہی اور پانچون وقت کی نماز بالاتفاق و الاجماع فرض قطعی ہی لیکن نماز

عیدکیواسطے حکم دیا جاتا ہی کہ غسل کرین اور عمدہ لباس پہنین زیبائش کرین خوشبو
لگاوین اظہار بشاشت وتہنیت کرین رستہ مین تکبیر کہتی ہوی جاوین ایک رستہ
سی جاوین اور دوسری رستہ سی واپس آوین اور جمعیت کثیر کی ساتھہ نماز پڑھین تنہا جائز
نہین اور پنجگانہ جو فرض قطعی الثبوت اسکا منکر کافر ہو بلکہ بعض علما کی نزدیک ایک
وقت کا ترک کرنی والا ہی کافر ہو اوسکی لیی کچہہ بہی اہتمام نہین اب اگر کوی نادان یون
کہنی لگی کہ واجب ظنی اور سنت کو فرض پر ترجیح دی اوسکی نادانی ہی اصل حکمت اور
رمز اسمین یہہ ہی کہ صلوۃ خمسہ محض عبادت ہی اور روز عید مین دو بات ہین ایک
ادای عبادت اور دوسرے اظہار فرحت سرور یہ جو لوازم زوائد بالائی ہین وہ فرحت
روز عیدکی لیی ہین نہ محض واسطی نماز کی اسیطرح محفل وعظ یا قرآن خوانی عبادت محض ہے
اور محفل مولد شریف مین دو امر ہین ایک عبادت یعنی پڑہنا روایات ومعجزات وغیرہ کا
دوسری اظہار فرحت وسرور پس لوازم زینت اور تجمل اور کہانا کہلانا یا شیرینی بانٹنا
خوشبو وغیرہ کا استعمال کرنا یہہ سب اظہار فرحت وسرور کیواسطی ہی صرف معجزات
یا قصہ پڑہنی کی واسطی اور اس فرحت وسرور مین شکر ہی حضرت رب العالمین کا کہ ایسا
رسول رحمۃ للعالمین ہماری لیی بہیجا جسکو فرمایا ہی قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ اور
فرمایا ہی لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پس
ثابت ہوا کہ یہان سامان تجمل اور زینت مین حکمت اور یہی کہ وہ مجلس قرآن خوانی اور وعظ
وغیرہ مین نہین اور اگر کوی کہی حصول ایمان اور نزول قرآن اور نماز وغیرہ یہہ بہی تو
نعمتین ہین اونکا سرور کیون نہین کرتی ہم کہتی ہین کہ واقعی یہہ سب نعمتین ہین لیکن یہہ

سب نعمتین آپ کی وسیلہ سی حاصل ہوئین اور اگر آپ تشریف فرمای دار دنیا نہوتی تو انین سی کچھہ بہی نہوتا احادیث مین وارد ہوا ہی کہ اگر حضرت پیدا نہوتی تو نہ آسمان ہوتا نہ زمین اور نہ قایم کیا جاتا ثواب و عذاب ورنہ پیدا ہوتی آدم علیہ السلام چنانچہ یہہ روایتین مواہب لدنیہ اور اوسکی شرح اور سیرت حلبی مین موجود ہین پس حضرت کی پیدا ہونی کا سرور اور فرحت کرنا گویا سب چیزونکا فرحت او سرور ہی

چوکی یا منبر کا بچھانا اور اہتمام کرنا

جہلا طعن دیتے ہین اکثر	پڑہتی مولود کیون ہین منبر پر
تو سنو حال امام مالک کا	راہ عشق نبی کی سالک کا
مجتہد تہا وہ مرد دانا دل	اور خیر القرون مین شامل
جب روایت حدیث فرماتی	غسلخانہ مین اولا جاتی
غسل کرتی محدثون کی رئیس	اور پہنتی لباس پاک و نفیس
باندہتی ایک عمامہ زیبا	طیلسان اوڑہتی تہی اور ردا
آتی خوشبو لگا کی پہر باہر	باوقار و جلال و شوکت و فر
ایک چوکی بچہائی جاتی تہی	عمدہ مسند لگائی جاتی تہی
بیٹھہ کر اوسپہ شان و شوکت سی	تب حدیث رسول پڑہتی تہی
درس جب تک حدیث فرماتی	پہر خوشبو بخور سلگاتی
پوچہا ایک شخص نی کہ مولانا	کرتی ہو اہتمام کیون اتنا

بولی سو اسطے ہی یہہ تعظیم ... ہی حدیث نبی کی شان عظیم
غور سی دیکہو ای مسلمانو ... مت پہرو حق سی امر حق مانو
ہی جو مولد کی محفل مقبول ... اسمین کیا ہی بجز حدیث رسول
کہین قرآن سی کوئی آیت ہی ... او یون ہی کوئی روایت ہی
معجزات رسول کا ہی بیان ... با احادیث و آیہ قرآن
ہو کی گر ہم پچہائین یا منبر ... پڑہین عظمت نبی کریم پہ
مت کہو اسکو سیئہ بدعت ... ہی یہہ خیر القرون کی سنت

نقل مذہب جمہور در جواز محفل مولود

محفل ارشاد یہ اس صفائی سی ... خاص اس ہئیت کذائی سی
لکہتی ہین مستحب و مستحسن ... نور حق سی ہی جنکا دل روشن
جیسی تہی ابن طغربک مفتی ... ترکمانی دمشقی حنفی
قاریون کی امام شمس الدین ... جنکی جزری ہی او رحصن حصین
وہ سیوطی فقیہہ خوش تقریر ... ہی جلالین جنکی ایک تفسیر
وہ امام محی الدین نووے ... شرح مسلم کی ہی جنہون نی لکہی
اونکی استاد شیخ علامہ ... کنیت جنکی ہی ابو شامہ
فقہا اور محدثون کے امام ... شیخ ابن حجر ہی جنکا نام
ناصر الدین وہ شیخ علامہ ... عاجز اونکی ثنا سی ہی خامہ

شیخ ملا علی خجستہ صفات
جسنی مشکوۃ پر لکھی مرقات

قسطلانی حدیث کا حاوی
ہی مواہب لدنیہ جسکے

ناصر بات مسلمانی
حضرت بوسعید بورانی

وہ محدث فقیہ ربانی
معدن علم شیخ زرقانی

وہ علی شارح صفات نبی
جسنی لکھی ہی سیرت حلبی

وہ محدث دمشق کا نامی
جسنی لکھی ہی سیرت شامی

وہ ابوالخیر جو سخاوی تہی
علم دین پر وہ کیسی حاوی تہی

ناظم گوہر سخن سنجی
یعنی سید امام برزنجی

وہ بخاری کی حمد سرور
جسکا شرف الانام ہی مشہور

وہ ابو ذرعہ جو عراقی تہی
جام حب نبی کی ساقی تہی

جنکا دل نور حق سی تہا معمور
جیسی بوبکر یوسف و منصور

بوالحسن ابن فضل عقلانی
اور صالح جمال ہمدانی

احمد ابن محمد مدنی
شیخ علامہ عز بعد زنکی

صاحب مجمع البحار کو دیکھ
اونکی تقریر آبدار کو دیکھ

حافظ شمس دین محمد نام
ابن ناصر دمشقی قمقام

شیخ عبد اللہ فاضل انصاری
حسن اللہ فیضہ الجاری

ابن جعفر جو تہی ظہیر الدین
اور وہ فاضل نصیر الدین

وہ فقیہ کبیر با توقیر
یعنی حافظ عماد ابن کثیر

شیخ کامل جمال دین میرک — مرد عارف مبصر و زیرک
وہ ابو طیب اہل دین سبتی — لکھتی زرقانی ہین ثنا اونکی
صدر دین شافعی محب نبی — اور محمد رفاعی مدنی
وہ مفسر افندی اسمعیل — دیکھو روح البیان مین اونکی دلیل
زین دین نقشبند پیر ہدی — تھا ہمایون بہی معتقد جنکا
وہ محدث فقیہ عبد الحق — دلپہ چہایا تھا جنکی بالکل حق
ہند کا وہ محدث آگاہ — نام جنکا ہوا ولی اللہ
لکھتی وستا ہین تمام اونکو — مانتی سب ہین خاص و عام اونکو
جب گئی مکہ وہ خجستہ خصال — لکھتی ہین اسطرح وہ اپنا حال
تہی جو مکہ مین منعقد محفل — مین بہی جا کر وہان ہوا شامل
تہا بیان آپ کی ولادت کا — ذکر میلاد با سعادت کا
مینی کثرت سی پائی ہان انوار — وہ تہی محفل مین رحمت غفار
مین سمجھا بنت ہی ہی مبارک بی — بزم مولد مقام رحمت ہی
الغرض ایسی ایسی صاحب دل — تہی وہ تقوی مین فاضل و کامل
نام لکہی گئی ہین اب جنکی — اور بہت مقتدا ہوا انکی
لائق ثبات مین وہ لاکہ تہی — بزم میلاد کی وہ قائل تہی
فقہا و محدثین بہت — گذری ہین اسمین اہل دین بہت
جیسی یہ اتقیا کامل تہی — ایسی یہ عالمان عامل تہی

کون اب تم مین ہی کہو ایسا | بڑہ کی فتوی جو دیتی ہو ایسا
گو سلف مین ہوا تہا کچہہ تکرار | سو مین دو چار نی کیا انکار
آخرش فتح قول حق کو ہوئی | وہ کی انکار پر چلا نہ کوئی
قول جمہور پر ہوا فتوی | ساری ملکون مین ہو گیا چرچا
حکم ہی سید دو عالم کا | اتباع سواد اعظم کا

اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار

کل عرب اور کل عجم دیکہو | خاص اللہ کا حرم دیکہو
نور ایمان ہو جسکی سینہ مین | دیکہہ لی مکہ اور مدینہ مین
فقہا سب وہان موافق ہین | ایک سی ایک سب مطابق ہین
کچہہ ذرا ہی تو وہان خلاف نہین | کسی مذہب کا اختلاف نہین
حنفی اور شافعی کی ثقات | مالکی اور حنبلی کی رُوات
چارون مذہب کا ہی یہی ارشاد | مستحب ہی یہہ محفل میلاد
چارون مذہب کا ہو گیا اجماع | اب خطا پر ہی وہ جو ڈالی نزاع

التماس مولف

جو میری مثنوی کی سیر کرین | میری حق مین دعای خیر کرین
جہکو حق جسطرح ہوا معلوم | اس صحیفہ مین کر دیا مرقوم
گر نیاید بگوش رغبت کس | بر رسولان بلاغ باشد و بس

کام اپنا ہی امر حق کہنا — گر معاند لڑی تو چپ رہنا

گر کوئی اسمین رد و قدح کری — نہین ہرگز ملال اسکا مجہی

مَا نَجَی اللهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا — مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا

اپنا شیوہ نہین ہی جنگ و جدل — کس و ناکس سی کر نہ رد و بدل

بس سلامت وہی ہی کام اپنا — دوست دشمن کو ہی سلام اپنا

صلہ کی حق نی دی ہی جو مجہکو — مرحبا کہتی ہین عدو مجہکو

اب تمامی پہ آیا اپنا کلام — بہیجون حضرت پہ مین درود و سلام

لَسْتُ اُهْدِیْ سِوَی الصَّلٰوۃِ اِلَیْهِ — یَا مُفِیْضَ الْوُجُوْدِ صَلِّ عَلَیْهِ

وعلی آلہ واصحابہ — وارثی علمہ وآدابہ

تتمہ ۱۲۹۶

فائدہ محفل مولد شریف کرنیوالون کو جو بعضی مبتدع مشرک کہتی ہین اچہا نہین کرتی کہ اسکی نوبت دور پہنچتی ہی مولوی اسمعیل صاحب کی جد اعلی نسبًا استاد الاستاد علمًا شیخ الشیوخ طریقۃً حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین مین درباب محفل میلاد فرماتی ہین فرأیت انوارًا سطعت دفعۃ ورایت یخالط انوار الملئکۃ انوار الرحمۃ انتہی ملخصًا اور حضرت شاہ ولی اللہ کی شیخ المشائخ جلال الدین سیوطی رح فرماتی ہین فیستحب لنا اظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام بالاجتما

وَالْاِطْعَامِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ چنانچہ سیرت شامی و تفسیر روح البیان وغیرہ مین
ہی اور نیز حضرت شاہ ولی اللہ کی شیخ شیوخ الشیوخ ابن جزری فرماتی ہین
ان محفل کرنیوالی کی لیی کہ لَعَمْرِیْ اِنَّمَا جَزَاءُہُ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہُ
بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ چنانچہ قسطلانی اور زرقانی وغیرہ مین تصریحًا
مذکور ہی اور ہونا ان دونو بزرگون کا سلسلہ مشائخ حضرت شاہ ولی اللہ مین اونکی سالہ
انتباہ مین صاف مرقوم ہی اس فقیر یعنی ولی اللہ نی علم حدیث پایا اور خرقہ صوفیہ پہنا
اور خلافت پائی شیخ ابو طاہر سی اونہون نی شیخ ابراہیم سی اونہون نی شیخ
احمد قشاشی سی اونہون نی شیخ احمد شناوی سی اونہون نی شیخ علی سی
اونہون نی جلال الدین سیوطی سی اونہون نی شیخ کمال الدین سی اونہون نی
شیخ القراء والمحدثین ابن جزری سی الخ پس جو لوگ ان بزرگوار ونکو اپنا پیشوا جانتی
ہین ہرگز دم مارنا نہ چاہئی اونکو اسباب مین اسواسطی کہ خلف صالح کی سعادتمندی
اسی مین ہی کہ اپنی سلف صالح کی پیروی کری اور علاوہ اس خاندانکی اور بہی بہت بزرگان
دین فقہا اور محدثین اسکی تائید کرتی تہی سلفًا اور خلفًا چنانچہ بعض اسمائی اونکی اس مثنوی مین
بہی مندرج ہین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ